السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر حاجی عرفہ کے قریب مگر حدود عرفہ سے باہر وقوف کرے حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے اور پھر وہاں سے چلے تو اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر بوقت وقوف حاجی ورفہ میں وقوف نہ کرے تو اس کا حج نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

«الحج عرفة»

''حج وقوف عرفہ کا نام ہے۔''

جو شخص طلوع فجر سے پہلے پہلے ، رات کے وقت عرفہ میں آجائے تو اس نے حج کو پالیا۔ وقوف عرفہ کا وقت عرفہ کے دن کے زوال کے بعد سے لے کر قربانی کی رات کی طلوع فجر تک ہے اور اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔

اگر کوئی زوال سے پہلے وقوف کرتا ہے تو اس کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے ، اکثر کا اقوال یہ ہے کہ اگر زوال کے بعد وقوف نہ کرے تو پہلا وقوف کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی زوال کے بعد دن کو یا رات کو وقوف کرلے تو یہ کافی ہوگا۔ افضل یہ ہے کہ نماز ظہر وعصر کو جمع تقدیم کی صورت میں ادا کرنے کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک وقوف کرے۔ دن کے وقت وقوف کرنے والے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ غروب آفتاب سے قبل وقوف کو ختم کرے اور اگر کسی نے غروب آفتاب سے پہلے ختم کردیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک اس صورت میں فدیہ واجب ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دن کے وقت وقوف کرنے والے کے لئے واجب یہ ہے کہ وہ رات اور دن کے وقوف کو جمع کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص293

محدث فتویٰ